يُوسُف

(Yusuf)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اس سے پہلے کہ سورۃ یوسف کا مطالعہ کریں، ایک لمحہ کے لیے خود اپنے آپ سے سوال کریں کہ ہم کو سورۃ یوسف کے متعلق تراجم اور تفاہیم کی موجودگی میں اس سورۃ کی ایک نئی تفہیم یا ترجمے کی کیا ضرورت پڑی؟

اصل بات یہ ہے کہ سابقہ تراجم اتنے بے ربط اور فہم و فراست سے عاری ہیں کہ ہزار کوشش کے باوجود کوئی معقول بات سامنے نہیں آتی۔ اعتراض کرنے کو تو کوئی اعتراض بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے متعلق بھی یہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔۔۔۔ اس لیے اس سے پہلے کہ ہم آپ کی خدمت میں ترجمہ اور مفہوم پیش کریں، آیئے عمومی تراجم اور ان پر اٹھنے والے سوالات پر غور کرتے ہیں۔

۱۔۔۔۔۔۔۔سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد ہے کہ رسول اللہ سیدنا یوسف کے قصے سے ناواقف تھے۔

اگر تو رسالت مآب اس قصے سے جو بائبل میں موجود ہے، ناواقف تھے؟ تو یہ بات صحیح نہیں کیونکہ رسالت مآب بائبل کے بھی عالم تھے ورنہ وہ علماء یہود کو اپنی کتاب لانے اور پڑھنے کا چیلنج نہ کرتے، لیکن یہ قصہ مفسرین اور احادیث کی کتابوں کی زینت بنا ہوا ہے اور آج بھی ہم قرآن کے تمام تراجم میں موجود پاتے ہیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہوا کہ رسالت مآب کے لیے قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ تم اس قصے سے غافل تھے؟

اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ قصہ جو اس وقت کی یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں موجود تھا جیسا کہ آج مسلمانوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے اس حقیقی واقعہ سے مختلف ہے۔

قرآن بھی یہودی واقعات کے بارے میں اعلان کرتا ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے وہ باتیں جن میں وہ کثرت سے اختلاف کرتے ہیں، بیان کر دیتا ہے)(سورۃ النمل آیت نمبر 76)

اس لیے سب سے پہلے تو ہم کو تمام تر قصص الانبیاء کو جو یہود و نصریٰ کی کتابوں سے مستعار لیے گئے ہیں، اٹھا کر پھینکنا ہوگا۔

۲۔۔۔۔۔۔کیا سیدنا یوسف خواب کی تعبیر بتانے کے لیے مشہور تھے؟ یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔!

کیونکہ ان کے نام نہاد بھائی بھی سیدنا یوسف کے خواب کی تعبیر بتا سکتے تھے جس کی وجہ سے ان کے باپ نے ان کو بھائیوں سے خواب بتانے سے روک دیا تھا۔ غور کیجئے۔۔۔ کیا کبھی کوئی کسی کا دشمن خوابوں کی وجہ سے ہوا ہے؟... کبھی نہیں!... پھر سیدنا یوسف کو خواب کا ذکر کرنے سے کیوں روکا گیا۔۔۔؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ سوئی ہوئی آنکھوں سے خواب دیکھنے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ جیتے جاگتے انسان کی سوچ کی بات ہے جس کا سیدھا مطلب ہے کہ یہ خوابوں کی تعبیر کی بات نہیں تھی بلکہ یہ ان کی مستقبل کے متعلق ایک سوچ تھی۔

۳۔۔۔۔۔۔کوئی شخص بھی کسی کا اس وجہ سے دشمن نہیں بن جاتا کہ اس نے اس کے خلاف سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہے۔ دشمن تو اس وقت بنتا ہے جب اس کے خلاف کوئی سوچی سمجھی تدبیر نہ کی گئی ہو۔ اسی لیے ان کے والد نے ان کو بھائیوں سے خواب کا ذکر

1	الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ	
	الر-یہ بذات خود واضح اور دوسروں کے لیے واضح کرنے والی کتاب کے دلائل ہیں۔	
	مباحث:۔ مبین۔۔۔مادہ۔ب ی ن۔۔۔معنی "بیان کرنا،واضح کرنا" لفظ "مبین"۔۔اسم الفاعل باب افعال سے ہے جس کے معنی ہوئے "وہ چیز جو خود بھی واضح ہو اور دوسروں کو بھی واضح کرے"	
2	إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ	
	یقیناً ہم نے اس کو انتہائی فصیح و بلیغ قرآن کے طور پر پیش کیا ہے تاکہ تم عقل استعمال کرو۔	
3	نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ	
	ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے، تمہیں انتہائی حسین انداز سے قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔	
4	إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ	
	جب یوسف نے اپنے قائد سے کہا کہ اے میرے قائد میں یکتا معاشرے کو انتہائی چمکیلا دیکھتا ہوں اور میں قوم اور اس کے سردار کو دیکھتا ہوں کہ وہ میرے لیے سرنگوں ہو رہے ہیں۔	

مباحث:۔

ابیہ معنی ”اس کا باپ“۔۔۔۔سوال ہو گا کہ ’باپ‘ سے کیا مراد ہے؟ کیا باپ سے مراد نسلی باپ ہے یا یہ کہ اس سے مراد قوم کا قائد مراد ہے؟ حقیقت میں اقوام سنورتی اور بگڑتی ہی اپنے قائد کی وجہ سے ہیں۔اقوام بھی ایک قوم کی بنیاد پر اپنے اس قائد کو ہی یاد رکھتی ہیں۔قرآن میں انہی قائد کا ذکر بطور باپ کیا ہے۔ہر قوم کا(father of the nation)بابائے قوم ہوتا ہے۔

احد عشر کے معنی عموماً گیارہ کیا جاتا ہے، لیکن سوال ہو گا کہ گیارہ یا بارہ کے ہندسے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کیا گنتی کی وجہ سے اس اصلاحی کام میں جو انبیاء کی ذمہ داری ہوتا ہے، کوئی فرق پڑتا ہے؟ جبکہ سیدنا یوسف کے قصے میں بھائیوں کے حوالے سے کسی تعداد کا ذکر نہیں ملتا۔

احد یا وحید ہونا یکتا ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ (ما رئت ای شخصاً کاملاً مثل ھذا الرجل ھو وحید فی العمل مطلب کہ ”میں نے اس شخص جیسا کامل شخص نہیں دیکھا، وہ اپنے کام میں یکتا ہے“

انبیاء کا خواب رات کو نیند والا خواب نہیں ہوا کرتا بلکہ یہ خواب ان کی ساری زندگی کا نچوڑ ہوتا ہے۔اور آئندہ زندگی کا لائحہ عمل ہوتا ہے۔ہر انسان اپنے مستقبل کے لیے خواب دیکھتا ہے۔اور انبیاء بھی جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھتے ہیں، لیکن ان کا خواب شخصی منفعت کے لیے نہیں ہوتا بلکہ معاشرے کے سدھار کے لیے ہوتا ہے۔

کوکب کے معنی ہیں چمکنا کوکب الحدید ”لوہے کی چمک، ہتھیاروں سے لیس آدمی، سن بلوغ کو پہنچنے والا لڑکا، میخ، کیل، تلوار، رات کے وقت جمنے والے شبنم کے قطرے“ وغیرہ

الشمس۔۔”سورج“... مجازاً ”قوم کا سردار اعلیٰ“

قمر۔۔مادہ ق م ر۔۔معنی ”جوا“۔۔مجازاً ”چاند“ اور ہر وہ چیز جو روشن ہو۔۔۔قرآن میں قوم کے لیے لفظ قمر استعمال کیا ہے۔سورہ قمر میں کئی اقوام کی بربادی کی داستان بیان کی گئی ہیں۔رسالت مآب کی قوم کی تباہی کی پیشگوئی ان الفاظ سے کر دی گئی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ وہ وقت آن پہنچا اور یہ قوم القمر تباہ و برباد ہو گئی۔

5 قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

انھوں نے کہا کہ اے میرے جانشین اپنے اس فکر کا ذکر اپنے ساتھی جماعتوں سے نہ کرنا کہ وہ تمہارے
خلاف کوئی فریب کی ترکیب نہ کرلیں۔کچھ شک نہیں کہ قوت باطلہ انسان کا کھلا دشمن ہے۔

مباحث:۔

یہاں لفظ إِخْوَتِكَ تمہارے بھائی آیا ہے۔اس کا مفہوم ان کے ”سگے“ بھائی لیا گیا ہے حالانکہ قرآن نے تمام جگہوں پر ایک ساتھ رہنے
والوں کو بھائی کہا ہے مثلاً وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ”اور عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو“ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ”اور ثمود کی طرف ان
کے بھائی صالح کو“۔۔۔سورۃ یوسف میں بھی بھائیوں سے مراد ان کے قوم کے لوگ ہیں نہ کہ ان کے سگے بھائی۔

6 وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

بایں وجہ تم کو تمہارا انظام ربوبیت چن لے گا اور معاملات کے نتائج تک پہنچنے کا علم سکھائے گا یعنی وہ اپنی نعمتیں تم
پر اور یعقوب کے پیروکاروں پر مکمل کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے اپنی نعمت کو تمہارے آباء و
اجداد ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی۔یقیناً تیرا نظام ربوبیت بر نائے حکمت جاننے والا ہے۔

مباحث:۔
جیسا کہ بارہا عرض کیا ہے،قرآن جب بھی بھائی یا دادا یا آباء کا ذکر کرتا ہے تو اس سے مراد قوم کے افراد ہوتے ہیں نہ کہ حقیقی بھائی یا باپ دادا۔

7 لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ

	یقیناً یوسف اور ان کے ساتھی جماعت کے افراد کے قصے میں حقائق کے جاننے والوں کے لیے دلائل ہیں۔	
8	إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ	
	جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کے ہم خیال شخص کو بابائے ملت ہم پر فوقیت دیتا ہے حالانکہ ہم مضبوط جماعت ہیں۔کچھ شک نہیں کہ بابائے ملت صریح غلطی پر ہیں۔	
مباحث:۔ عصبہ کے معنی ہیں "ایک ایسی جماعت جو عصبیت کی شکار ہو"۔اس جگہ پر 'کہنے والا' اپنی جماعت کو مضبوط سمجھ رہا ہے جبکہ قرآن اسے ایسی جماعت کہہ رہا ہے جو عصبیت کی شکار ہے۔ یہاں پر ہی غور کر لیجئے کہ یہ دو جماعتوں کی فکری لحاظ سے کشمکش کی داستان ہے۔		
9	اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ	
	تو یا تو یوسف کو قتل کردو یا ملک میں بے اثر کردو۔ پھر بابائے ملت کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی۔اور اس کے بعد تم صالحین کی جگہ ہو جاؤ۔	
10	قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ	
	ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اگر تم نے کچھ کرنا ہی ہے تو اس کو محکومی کے اندھیروں میں دھکیل دو کہ کوئی مہم جو اس کو اٹھا لے جائے۔	

مباحث:۔

قتل۔۔مادہ ق ت ل۔۔۔معنی ”لڑائی کرنا، جنگ کرنا، لڑائی اس حد تک بڑھ جائے کہ ایک دوسرے کی جان چلی جائے“...وغیرہ

غیابت۔۔مادہ غ ی ب۔۔معنی ”غائب کرنا، چھپانا، گہرائی“

الجب۔۔مادہ ج ب ب۔۔معنی ”محکوم، مغلوب، کاٹنا، مٹانا، گڑھا، کنواں، قیدخانہ“

السیارہ ۔۔مادہ س و ر۔۔معنی ”جوش میں آنا، اچھل کود کرنا“۔۔علیہ ”کسی پر حملہ کرنا، غصہ کرنا“۔۔فی الحرب ”جنگ میں زور دکھانا“

ساورہ مساورتاً کسی پر حملہ آور ہونا۔ سوّرہٗ ”فصیل بنانا“۔ ”کسی کو قائد بنانا، سردار، آقا“۔.........کنگن، سواری۔ شہر کی فصیل اور گھیرا سورہ قرآن کا ایک حصہ۔

اسی مادہ سے ”سوار“..یعنی ”جنگ میں گھوڑے پر سوار“ سپاہی کو کہتے ہیں۔

وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ کا مفہوم ہے۔۔۔اس کو محکومی کے اندھیروں میں دھکیل دو کہ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ ”کوئی جنگجو اس کو اٹھا لے جائے“۔

11	قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ
	کہنے لگے کہ اے قائد ملت! کیا سبب ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم سے مطمئن نہیں ہیں حالانکہ ہم اس کے خیرخواہ ہیں۔
12	أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
	اسے ہماری معیت میں کردو تاکہ مستقبل کا آسودہ کھلاڑی بنے اور یقیناً ہم اس کے نگہبان ہیں۔

مباحث:۔
سورۃ یوسف اصلاً ایک ایسی قوم کی داستان ہے جہاں آپس میں پھوٹ پڑ گئی تھی اور مملکت الٰہیہ کو کمزور کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنے والی ریاستوں کو یا تو ختم کرنے یا تابعدار بنانے کی سازش کی جا رہی تھی۔ اس لیے بغاوت پر مائل ریاستوں کا مملکت الٰہیہ سے مطالبہ تھا کہ ایسی ریاستوں کا الحاق جو مملکت الٰہیہ کی تابعدار ہیں، ان سے کر دیا جائے تاکہ ان کی حفاظت میں آ جائیں۔

13 قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ

انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کئے دیتا ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا صفت لوگ قبضہ کر لیں۔

مباحث:۔
جیسے اوپر عرض کیا کہ یہ کوئی افسانہ یا بچوں کی کہانی نہیں ہے بلکہ مملکت الٰہیہ کے خلاف سازشی ذہنوں کی چالبازیاں ہیں جن سے ہمیں آگاہ کیا جا رہا ہے۔ آج کے دور میں تو کتنے ہی ممالک ایسے ہیں جن کے ساتھ اس قسم کی سازشیں ہو چکی ہیں۔
بھیڑیے سے مراد وہ ممالک ہیں جن کی بھیڑیا صفت ذہنیت ہوتی ہے اور جو بڑی چالاکی سے چھوٹے ممالک کے وسائل پر قبضہ جما لیتے ہیں۔

14 قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ

وہ کہنے لگے کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں، اور اگر اس پر بھیڑیا صفت لوگ قبضہ کر لیں پھر تو ہم بڑے نقصان اٹھانے والے ہیں۔

15 فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

	غرض جب وہ اس کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو محکومی کے اندھیروں میں رہنے دینگے تو ہم نے اس کو پیغام بجا کہ تم یقیناً ان کو ان کے معاملات سے آگاہ کروگے لیکن وہ سمجھتے نہیں ہیں۔	
16	وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ	
	وہ بھٹکے ہوئے اپنے قائد کے پاس آہ وبکا کرتے ہوئے آئے۔	
	مباحث:۔ عشاءً ۔۔مادہ ع ش و ۔۔معنی "رات، رات کا اندھیرا۔ رات کو نہ دکھائی دینے والی بیماری۔ صرف نظر کرنا"۔۔۔۔ هم فی عشواءمن امرهم وہ اپنے معاملے میں بھٹکے ہوئے ہیں۔۔۔ر کب العشواء اس نے بے سوچے سمجھے کام کیا۔ زیر مطالعہ آیت میں عشاءً سے مراد وہ مصیبت کی گھڑی جب کچھ نظر نہیں آئے۔	
17	قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ	
	کہنے لگے کہ اے قائد ملت ہم تو سبقت لینے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے اسباب کی ذمہ داری کا رکن بنا تو اسے بھیڑیا صفت لوگوں نے قبضہ کیا۔ اور آپ ہماری بات سے گو ہم سچ ہی کہتے ہوں، مطمئن نہیں ہونگے۔	

مباحث:۔

ذرا غور کیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔۔یہ کون سا میدان تھا جہاں کھیل کود بھی ہوتا ہو اور بھیڑیا بھی پورے کا پورا آدمی کھا جائے؟

۲۔۔بھیڑیا ایک انسان کے بچے پر حملہ آور ہو اور وہ چیخ پکار نہ کرے اور نہ ہی بھائیوں کو خبر ہو۔

۳۔۔جیسے آیت نمبر ۱۳ کے تحت مباحث میں عرض کیا تھا کہ "بھیڑیا" کا لفظ ان افراد یا جماعت یا ممالک کے لیے استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جو دوسروں کے حقوق پر چالاکی سے ڈاکہ ڈالتے ہیں اور دوسروں کی محنت کا ثمرہ خود لے جاتے ہیں۔آج کے دور میں پاکستان کے سیاستدان اپنے عوام کے ساتھ بھیڑیے جیسا سلوک کر رہے ہیں،اور ممالک کے لحاظ سے ہر بڑا ملک چھوٹے ملک کو بھیڑیے کی طرح ہڑپ کرنا چاہتے ہیں۔

یہ متاع کیا ہے۔۔؟سورہ النساء میں ہم آیت نمبر ۱۰۲ میں پڑھ آئے ہیں کہ دشمن یکبارگی حملہ آور ہوتا ہے تو اسلحہ اور متاع کو لے جاتا ہے۔

وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً (کفار اس تاک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں)

اس مقام سے ہی اندازہ لگائیے کہ واقعہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔

18	وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ
	اور انہوں نے اس کی امارت پر جھوٹے خون کا الزام لگایا۔۔اس نے کہا۔۔۔بلکہ تمہارے لوگوں نے تمہارے لیئے ایک بات خوشنما بنا دی ہے پس استقامت ہی خوبصورتی ہے۔اور جو تم گھڑتے ہو اس کے بارے میں مملکت الٰہیہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

مباحث:۔

قمیص۔۔مادہ ق م ص۔۔ معنی۔ ”کرتہ“ تقمص الولایہ او الامارہ امیر یا والی کا مقام حاصل کرنا۔۔ ان اللہ سیقمصک قمیصاً اللہ تجھے خلافت دیگا (مجمع البحار)

اول تو قمیص کے معنی و مفہوم سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی خلافت یعنی مملکت کی بات ہو رہی ہے۔

دوسری بات کہ دمٍ کذبٍ جھوٹے خون سے کیا مراد ہے؟ خون تو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ خون لگا کر جھوٹ بولا جاتا ہے۔

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ	19
ایک مہم جو قافلہ آن وارد ہوا اور انہوں نے ایک خبر لانے والے کو بھیجا۔ اور انہوں نے اس کو اس کے ساتھ نتھی کر دیا اور بولا، 'بہت خوب۔! یہ تو نوجوان ہے'۔ اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر خوش ہوا۔۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے، مملکت الہیہ کو اس کا علم تھا۔	

مباحث:۔

سَيَّارَةٌ۔۔مادہ س ی ر۔ معنی۔ ”کارواں، قافلہ، چلنے والے مسافر“۔

فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ۔۔مادہ۔ د ل ی ”کسی کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔ ڈول ڈالنا“۔

وارد مادہ و ر د۔ ”پہنچنا۔ حملہ آور کا حملہ کرنا“۔ ورد الماء ”پانی کے پاس پہنچنا“۔

اسروہ۔مادہ س ر ر۔۔۔ معنی ”مسرور، خوشی، خفیہ رکھنا“

بضاعۃ۔مادہ ب ض ع۔۔ معنی۔ ”سرمایہ“

20	وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ	
	اور اس کا سودا چند کھوٹے سکوں کے بدلے کیا کیونکہ وہ اس کے ساتھ بے رغبتی کرنے والوں میں سے تھے۔	
21	وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ	
	اور دو ملکوں کی سرحد سے جس شخص نے اس کی تجارت کی، اپنی جماعت سے کہا کہ اس کو عزت و اکرام سے رکھو، ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے اپنا جانشین بنا لیں۔ اس طرح ہم نے یوسف کو ملک کے بارے میں صاحب تمکن پایا تا کہ ہم اس کو نئے مسائل کے حل سے جان لیں۔ اور مملکت الہیہ اپنے احکامات پر غالب ہے، لیکن لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی ہے۔	

مباحث:۔

امراۃ۔مادہ۔م ر ء بنیادی معنی ”خوشگوار ہونا“ **فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا** (سورۃ النساء)"ذوق شوق سے کھالو"۔ ”نافع وفائدہ مند ہونا“۔

اس کے علاوہ انسان کے لیے **يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ** (اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔اور جب اس لفظ کے ساتھ **ۃ** تائے تانیث لگتی ہے تو مؤنث کے معنی ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے مترجمین نے اکثر مقامات پر اس کا ترجمہ ”عورت“ یا ”بیوی“ کیا ہے۔۔۔۔ لیکن قرآن میں اس لفظ کا اطلاق جماعت کے معنی میں ہوا ہے۔آیئے سورہ نمبر ۱۱۱ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿﴾ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿﴾ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿﴾ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿﴾

اس سورۃ کا عمومی ترجمہ (ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو(1) نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا(2) وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا(3) اور اس کی جورو بھی جو ایندھن سر پر اٹھائے پھرتی ہے(4) اس کے گلے میں مونج کی رسّی ہو گی (5)(عمومی ترجمہ)

غور کیجئے کہ ابولہب جس کو مترجمین اور مفسرین اور محدثین نے رسالت مآب کا ازلی اور انتہائی طاقتور دشمن قرار دیا تھا اور جس کی شرپسندی ہر حد کو پامال کر چکی تھی، اور جیسا کہ کہا جاتا ہے، وہ قوم کے امیر ترین سرداروں میں سے ایک سردار تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔!!!!!!!

ایسے امیر سردار کی بیوی بے چاری ایندھن خود ہی اپنے سر پر لادے پھرتی ہے اور بقول مفسرین کے پھر ایک دفعہ لکڑی کے گٹھے کی رسی کھسک کر اس کے گلے میں پھنس گئی۔؟ کیا یہ ممکن ہے۔۔۔۔۔؟

اس سے اندازہ لگایئے ہمارے مفسرین کس حد تک سوچ سکتے تھے۔۔۔؟

محترم احباب ! غور سے دیکھ لیجئے کہ قرآن کسی ’بیوی‘ کی بات نہیں کر رہا بلکہ پوری امت کی بات کر رہا ہے۔قرآن جماعت کی بات کرتا ہے کیونکہ

امت اور جماعت مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔اسی لیے لفظ **مرء** کے ساتھ تائے تانیث لگتی ہے اور لفظ **اِمۡرَأَۃ** بنتا ہے۔

22 وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

اور جب وہ اپنی عقل کی پختگی کو پہنچا تو ہم نے اس کو حکومت اور دانائی کا علم عطا کیا۔ اور حسن کارانہ کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

23 وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ

اور جس جماعت کے ادارے میں وہ قیام پذیر تھے اس نے ان کو ان کے نظام سے بدلنا چاہا اور تمام راستے بند کر کے کہا کہ ہمارے نظام کی طرف آؤ۔ انہوں نے کہا مملکت الہیہ کی پناہ میں ہوں۔۔ یقیناً میرا نظام ربوبیت میرا انتہائی حسین ٹھکانا ہے۔ بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے ہیں۔

مباحث:۔

وَرَاوَدَتْهُ۔۔ مادہ رود معنی ''ارادہ کرنا''۔ اور جب یہ عن کے صلے کے ساتھ آئے تو ارادہ بدلنے کے معنی دیتا ہے۔

ہم اس سے پہلے دیکھ چکے ہیں کہ بیت بمعنی ''ادارہ'' استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔

اور نفس بمعنی ''نظریہ اور مقصود'' جیسے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد ہے کہ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ اللہ تم کو اپنے نفس سے آگاہ کرتا ہے۔۔۔۔ سوچنے کی بات ہے کہ کیا اللہ کی کوئی ذات یا نفس ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً نہیں۔۔۔ اللہ اپنے احکام سے آگاہ کرتا ہے۔

وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ۔۔ معنی یہ نہیں کہ گھر کے تمام دروازے بند کر دیئے، بلکہ یہ کہ ان کو اپنے نظریے کے مطابق عمل پیرا ہونے کے تمام راستے بند کر دیئے۔۔

24 وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ

اور یقیناً اس جماعت نے ان کا قصد کیا اور وہ بھی اس کا قصد کر لیتا اگر کہ وہ اپنے نظام ربوبیت کے دلائل کو نہ سمجھا ہوتا۔ بایں جب ہم نے اسے برائی اور احکامات الٰہی کی نافرمانی سے رکا پایا۔ بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔

25 وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور دونوں نے نظریات میں سبقت لینا چاہی۔ اور مخالف جماعت نے یوسف کی امارت پر پیچھے سے وار کیا۔ اور دونوں نے اس نظریاتی مسابقت میں امیر جماعت کو پایا۔ جماعت نے امیر سے پوچھا کہ جو تمہارے نظریے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہو گی کہ یا تو قید کیا جائے یا دردناک سزا کا عذاب دیا جائے۔

مباحث:۔
جیسا کہ پہلے عرض کیا، ان آیات میں کسی بیوی یا عورت کی بات نہیں ہو رہی... بلکہ نظریاتی کشمکش کی بات ہو رہی ہے۔

اور الباب سے مراد گھر کے دروازے نہیں ہیں بلکہ دو نظریات کے حامل افراد کی کوشش ہوتی ہے کہ مخالف کے لیے کوئی راہ فرار یا نکلنے کا راستہ نہ چھوڑا جائے۔ وہ اس لیے کہ دروازے (باب) نکرہ (common noun) کے طور پر نہیں آیا ہے بلکہ۔۔ ال کے ساتھ۔۔ معرف بالام (proper noun) کے طور پر الباب آیا ہے۔

26 قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

اس نے کہا، اس نے مجھے اپنے نظریات کے خلاف مائل کرنا چاہا تھا، اور اس کے اہل سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اس کے نظریات پر ضرب مقابلے میں ہوئی ہے تو یہ جماعت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے۔

مباحث:۔
یہ بحث مباحثہ اس حد تک پہنچا کہ امیر جماعت کو معاملے کی تفتیش کرنا پڑی۔ اور ایک اہلیت رکھنے والے نے یہ وکالت کی کہ اگر تو دلائل مِن قُبُلٍ مقابلے سے آئے ہیں، یعنی دلائل کا مقابلہ ہوا ہے اور نظریات کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں تو پھر تو جماعت سچی ہے اور یوسف کے نظریات جھوٹے ہیں۔

27	وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ
	اور اگر اس کے نظریات کو تار تار غلط طریق سے کیا ہے تو جماعت جھوٹی ہے اور وہ سچا ہے۔

مباحث:۔
قُدَّ مِن دُبُرٍ ۔۔۔ یعنی دلائل میں مقابلہ نہیں ہوا ہے بلکہ گھیر گھار کر اس کے نظریات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پیٹھ پیچھے کی ہر بات غلط ہوتی ہے، جیسے پیٹھ میں چھرا گھونپنا۔ پیٹھ پیچھے برائی کرنا۔ سامنے سے مقابلہ کرنا ہمت والوں کا کام ہوتا ہے۔

28	فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ
	اور جب اس کے نظریات پر غور کیا تو دیکھا کہ ان پر حملہ پیٹھ پیچھے سے ہوا ہے، تو بولا کہ یہ تمہاری ہی چال سے ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمہاری چالیں بہت بڑی ہوتی ہیں۔
29	يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ
	یوسف اس بات کو درگزر کرو۔ اور تم (اے جماعت) اپنی غلطیوں کی سزا سے محفوظ رہنے کی طلب کرو۔ بے شک تو خطاکاروں میں سے ہے۔

مباحث:۔
یہاں صرف اتنی سی بات سمجھنے کی ہے کہ امیر کی جماعت نے یوسف کے نظریات کو غلط ثابت کرنے کے لیے جو ہتھکنڈے استعمال کیے تھے وہ غلط تھے، اور امیر نے معلوم کرلیا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔

30 وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

اور شہر میں دوسری چھوٹی جماعتوں نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ عزیز مصر کی جماعت نے ایک نوجوان کو اس کے نظریات بدلنے پر آمادہ کرنا چاہا یقیناً اس کی بات اس کے دل میں اتر گئی۔ یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے۔

مباحث:۔
یہاں سے اندازہ لگا لیجئے کہ اس قصے میں عزیز مصر کی کسی بیوی کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ ایک جماعت کی بات ہو رہی ہے۔ جبکہ دوسری جماعتوں نے اس بات کو اچھالا اور عزیز مصر کی جماعت پر الزام لگایا کہ عزیز مصر کی جماعت نے ایک نوجوان کے خیالات بدلنے چاہے، لیکن وہ خود اس سے مرعوب ہو گئی۔

31 فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

جب امیر مصر کی جماعت نے ان جماعتوں کی چال سنی تو ان کے لیے ایک سہارے کا انتظام کیا اور ان میں سے ہر ایک کو دلائل کو سکون سے کاٹنے کا موقع مہیا کیا اور کہا کہ اس کے سامنے آؤ۔ جب جماعتوں نے اس کی بات کو سمجھا تو اس کی بڑائی کا اعتراف کیا، اپنی طاقت کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور تعجب سے کہا کہ یہ کوئی عام شخص نہیں ہے بلکہ یہ تو احکامات کو لاگو کرنے با عزت شخص ہے۔

مباحث:۔

مُتَّكَأً ۔۔مادہ و ک ء معنی سہارہ۔

سِكِّينًا ۔۔مادہ۔۔س ک ن ۔۔ معنی۔۔ سکون حاصل ہونا۔ حرکت کا بند ہونا۔ چھری کو سکین اس لئے کہتے ہیں کہ مذبوح کی حرکت بند ہوجاتی ہے۔

اخْرُجْ ۔۔۔مادہ خ ڑ ض ۔۔ معنی۔۔ نکلنا۔ باہر آنا۔ نمودار ہونا۔ ابھرنا۔

32 قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ

تب اس نے کہا، یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ اور بے شک میں نے اس کو اپنے نظریات کی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ اپنے نظریات سے چمٹا رہا۔ اور اگر اس نے وہ کام نہ کیا جس کا میں اس کو حکم دیتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہوگا۔

33 قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ

یوسف نے کہا اے میرے نظام ربوبیت! جس نظریے کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں، اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے۔ اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔

34 فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

	تو اس کے نظام ربوبیت نے اس کو جواب دیا اور اس کو ان جماعتوں کی چالوں کے اثر سے بچا لیا۔ بے شک وہ ہی بربنائے علم سننے والا ہے۔
35	ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ
	پھر باوجود اس کے کہ وہ لوگ تمام دلائل سمجھ چکے تھے، ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصہ کے لیے اس کو قید کر دیں۔
36	وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ
	اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زندان ہوئے۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں پوشیدہ راز کو آشکارہ کرونگا۔ دوسرے نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنے اوپر رزق کی ذمہ داری اٹھاؤنگا اور شاہین صفت لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ہمیں اس کے انجام سے آگاہ کیجئے، کیونکہ ہم آپ کو لوگوں پر احسان کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں۔
37	قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ

	اس نے کہا کہ جو انجام تم کو ملنے والا ہے وہ ملنے نہ پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کو بتا دوں گا۔ یہ دونوں انجام اس میں سے ہیں جو میرے نظام ربوبیت نے مجھے سکھائے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کی طرز زندگی کو مسترد کر دیا ہے جو مملکت الٰہیہ کے ذریعے امن قائم نہیں کرتے اور انجام کار نتائج کا انکار کرتے ہیں۔	
38	وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ	
	اور اپنے قائدین ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے نظریہ کی اتباع کی۔ ہمیں شایان نہیں ہے کہ ہم مملکت الٰہیہ کے احکامات کے ساتھ کسی کے بھی حکم کا اشتراک کریں۔ یہ مملکت الٰہیہ کا ہم پر اور لوگوں پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ نعمت کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔	
39	يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	
	میرے قید کے ساتھیو! بھلا کئی متفرق نظام ربوبیت بہتر ہوتے ہیں یا کہ ایک یکتہ غالب مملکت الٰہیہ۔۔۔؟	
40	مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ	

مملکت الٰہیہ کے علاوہ جن کی تم تابعداری کرتے ہو وہ صرف ایسے ضابطے ہیں جو تم نے اور تمہارے قائدین نے بنائے ہیں، جن کی مملکت الہیہ نے کوئی سند نہیں دی۔ مملکت الہیہ کے سوا کوئی حاکم نہیں۔۔۔۔۔، اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے احکام کے سوا کسی کی تابعداری نہیں کرنی۔ یہی نظام حیات قائم رہنے والا ہے، لیکن لوگوں کی اکثریت اس کا علم نہیں رکھتی۔

41 يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

میرے قید خانے کے ساتھیو! تم میں سے پہلا جو ہے وہ تو اپنے نظام ربوبیت کو مشوروں سے مخمور رکھے گا، اور جو دوسرا ہے وہ مضبوط کیا جائے گا کہ اس کی ریاست کے شاہین رزق حاصل کرینگے۔ اس بات کا فیصلہ تو ہو چکا ہے جس کے متعلق تم پوچھتے ہو۔

مباحث:۔
ہر زمانے میں ایسے لوگ رہے ہیں جو بادشاہ وقت کی چاپلوسی کرتے ہیں اور "سب اچھا ہے" کہہ کر ان کو حالات سے بے خبر رکھتے ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جس نے امت کے لوگوں کے رزق کی ذمہ داری لی ہوئی ہے، اس لیے اس کو بتایا گیا کہ تیری قائدانہ سلاحیتوں سے لوگ رزق حاصل کریں گے۔

42 وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ

اور دونوں اشخاص میں سے جس کی نسبت خیال کیا کہ وہ ان میں آگے بڑھے گا، اس سے کہا کہ اپنے نظام ربوبیت کے عندیہ کے مطابق میرا ذکر بھی کرنا لیکن قوت باطلہ نے نظام کے نزدیک اس کا تذکرہ کرنے سے باز رکھا پس وہ کئی برس قید میں رہا۔

43 وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ

اور بادشاہ نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ متعدد سرمایہ دار جماعتیں ہیں جن کو متعدد لاغر جماعتیں نگل رہی ہیں۔۔اور دوسرے بہت سے جاگیردار ہیں جنکو متعدد مصیبت زدہ نگل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔اے سردارو! اگر تم مستقبل کی تعبیر بتا سکتے ہو تو مجھے میری سوچ کی تعبیر بتاؤ۔

مباحث:۔

اس مقام پر پھر ایک مرتبہ یاد کرا دیا جائے کہ "رُؤْيَا" کا مادہ ر ء ی جس کے معنی ہیں رائے قائم کرنا۔ مستقبل میں آنے والے حالات کا جائزہ لے کر کسی بات سے آگاہ کرنا۔ یا مستقبل کے حالات کے متعلق کوئی تدبیر سوچنا۔

44 قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ

انہوں نے کہا یہ تو عقل کو الجھانے والی باتیں ہیں اور ہمیں ایسی بردباری کی باتوں کے نتائج کا علم نہیں۔

مباحث:۔

یہاں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ کہ أَحْلَامٍ کا مادہ ح ل م 'حلم' سے ہے جس کے معنی ''بردباری'' کے ہوتے ہیں اور أَضْغَاثُ کا مادہ ض غ ث ہے جس کے معنی ''خیالات'' کے ہوتے ہیں۔

45 وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

	اب اس شخص کو جسے دونوں میں سے نجات ملی تھی، ایک مدت کے بعد یاد آیا تو اس نے کہا۔ میں آپ کو اس کے نتائج سے آگاہ کروں گا۔۔۔۔ پس مجھے بھیجئے۔	
46	يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ	
	اے سچ بات کرنے والے یوسف ۔۔۔ ہمیں بتائیے متعدد سرمایہ دار جماعتیں ہیں جن کو متعدد لاغر جماعتیں نگل رہی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے جاگیر دار ہیں جنکو متعدد مصیبت زدہ نگل رہے ہیں تاکہ میں لوگوں کی طرف رجوع کروں تاکہ ان کو بھی معلوم ہو جائے۔	
47	قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ	
	یوسف نے کہا "تم متعدد طریقوں سے نشو ونما کرو گے۔ پس جو تم ان کی آمدن سے کٹوتی کرو گے۔۔۔۔ وہ اس کے پاس ہی رہنے دو سوائے تھوڑی کٹوتی کے جو تمہاری ضرورت ہو۔	
48	ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ	
	پھر اس کے بعد متعدد سختی کرنے والے آتے ہیں اور وہ سب کچھ لے جاتے ہیں جو تم نے ان کو دیا۔ سوائے اس تھوڑے میں سے جو تم نے محفوظ کیا ہو۔	
49	ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ	

	پھر اس کے بعد ایسے رویے والے لوگ آئینگے جن کے معاملے میں لوگ مدد کریں گے اور اور آشکارہ کریں گے۔	
50	وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ	
	بادشاہ نے کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قاصد ان کے پاس گیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے نظام ربوبیت کی طرف لوٹو۔ اور ان سے پوچھو کہ ان جماعتوں کا کیا بنا۔۔، جنہوں نے اپنی مہم جوئی روک لی تھی۔ بے شک میرا نظام ربوبیت ان کی سازشوں سے خوب واقف ہے۔	
51	قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ	
	بادشاہ نے ان جماعتوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف کو اپنے نظریات سے ہٹانا چاہا۔ سب بول اٹھیں کہ حَاشَ لِلَّهِ ہمیں تو اس میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی۔ تب عزیز کی جماعت نے کہا اب حقیقت آشکارہ ہو گئی ہے ۔ میں نے ہی اس کے نظریات کے خلاف ارادہ کیا تھا۔ اور بے شک وہ سچوں میں سے ہے۔	
52	ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ	
	یہ اس لیے کہ مملکت الہیہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس سے چھپ کر کوئی خیانت نہیں کی اور مملکت الہیہ خیانت کرنے والوں کی چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتی۔	

53	وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اور میں اپنی خواہشات کو بری نہیں قرار دیتا ہوں کیونکہ خواہشات تو برائی کا حکم دیتی ہیں مگر یہ کہ میرے نظام ربوبیت کی رحمت ہو۔ بے شک میرا نظام ربوبیت بر بنائے رحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
54	وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ	
	بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ، میں اسے اپنے ضابطے کے لئے خاص بناؤں گا۔ پھر جب اس سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب مرتبہ معتمد ہو۔	
55	قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ	
	اس نے کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیئے کیونکہ میں بر بنائے علم حفاظت کرنے والا ہوں۔	
56	وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ	
	اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں تمکن دیا۔ وہ اس ملک میں جہاں چاہتے ٹھکانہ بناتے تھے۔ ہم اپنی رحمت اس پر جو ہمارے قانون مشیت میں ہو کرتے ہیں اور حسن کارانہ کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔	
57	وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ	
	اور جن لوگوں نے امن قائم کیا اور احکام الٰہی سے ہم آہنگ رہے ان کے لیے انجام کار بہترین اجر ہے۔	

58	وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ
	اور جب یوسف کی جماعت والے آئے تو یوسف کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے ان کو پہچان لیا اور وہ اس کو نہ پہچان سکے۔
59	وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ
	جب اس نے ان کے لیے ان کا سامان سفر تیار کر دیا تو کہا کہ تم اسے میرے پاس اسے لاؤ جو تمہارے قائد کی طرف سے تمہارا ساتھی ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ میں پیمانہ بھر پور دیتا ہوں اور میں سب سے کم قیمت لینے والا ہوں۔
	مباحث:۔ الْمُنزِلِينَ۔۔مادہ۔۔ن ز ل ۔۔معنی۔۔اترنا۔ قیمت کا کم ہونا، مہمان نوازی کرنا۔
60	فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ
	اور اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہارے لئے میرے پاس کوئی پیمانہ ہے اور نہ ہی تم میرے پاس آنا۔
61	قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ
	وہ بولے ہم یقیناً اس کے قائد کا اس کے متعلق ارادہ بدلیں گے اور یہ ہم کر کے رہیں گے۔

62	وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ	
	اور اس نے اپنے ملازم سے کہا کہ ان کا تجارتی سرمایہ ان کے سامان سفر میں رکھ دو تاکہ جب یہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں تو اس کو پہچان لیں تاکہ وہ واپس آئیں۔	
63	فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ	
	پھر جب وہ اپنے بابائے قوم کی طرف لوٹ کر گئے، بولے اے ہمارے بابائے قوم، ہم سے تجارتی پیمانہ روک دیا گیا ہے... تو ہمارے ہم جماعت کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ہم تجارتی پیمانہ برقرار رکھیں۔اور یقیناً ہم اس کے محافظ ہیں۔	
64	قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ	
	کہا۔۔کیا اس کے بارے میں تم کو ویسا ہی امن والا سمجھوں جیسا کہ پہلے اس کی ہم نظریہ جماعت کے بارے میں سمجھا تھا۔؟ پس مملکت الہیہ سب سے بہترین حفاظت کرنے والی ہے۔اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی ہے۔	
65	وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ	

	اور جب انہوں نے اپنا سامان تجارت کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ انہیں واپس کر دیا گیا ہے تو کہا، اے قائد! ہمیں نہیں چاہیے کہ ہمارا تجارتی سرمایہ ہمیں واپس کر دیا جائے اور ہم اپنے اہل کے لئے رسد لائیں گے اور اپنی ہم جماعت کی حفاظت کریں گے۔اور چالاکی سے تجارت زیادہ کریں گے اور یہ پیمانہ آسان ہے۔	
66	قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ	
	ان کے قائد نے کہا "میں اس کو ہر گز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم مملکت الٰہیہ کا وثیقہ مجھے لا کر نہ دو کہ اِسے میرے پاس ضرور واپس لے کر آؤ گے، الا یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ" جب انہوں نے اس کو اپنے وثیقے دے دیئے تو اس نے کہا "دیکھو، ہمارے اس قول پر مملکت الٰہیہ ضامن ہے"	
67	وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ	
	پھر اس نے کہا "میرے فرزندان قوم! صرف ایک ہی طریقہ نہ اختیار کرنا بلکہ مختلف طریقے استعمال کرنا... مگر میں تم کو مملکت الٰہیہ کے قوانین سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا، حکم تو مملکت الٰہیہ کے سوا کسی کا بھی نہیں چلتا، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو، اسی پر کرے۔	
68	وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ	

	لیکن جب وہ اپنے بابائے قوم کی ہدایت کے مطابق پیش ہوئے تو وہ ان کو مملکت الٰہی سے کچھ بھی بے نیاز نہ کر سکا۔ بس یعقوب کی خواہش کے معاملے میں ایک حاجت تھی جس کا اس نے فیصلہ کیا تھا۔ بے شک وہ ہماری دی ہوئی تعلیم سے صاحب علم تھا مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔	
69	وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	یہ لوگ جب یوسف کے حضور پہنچے تو اس نے اپنی ہمنظریہ جماعت کو اپنے پاس جگہ دیا، کہا کہ ی میں بھی تیرا ہم نظریہ ہوں، اب تو اُن باتوں سے جو یہ کرتے ہیں، مایوس نہ ہو۔	
70	فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ	
	پس جب اس نے ان لوگوں کو تیار کر دیا ان کے سامان سفر کے ساتھ تو اس نے اپنی ہم نظریہ جماعت کی ایذا رسانی کے حل کے لئے ایک ذہنی خلفشار کو دور کرنے والے کو مقرر کیا پھر ایک سننے والے نے اعلان کیا "اے عیاری کرنے والو، یقیناً تم لوگ نظریات پر ڈاکہ مارنے والے ہو۔"	
71	قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ	
	انہوں نے مقابل آکر پوچھا "تمہاری کس چیز کا فقدان ہوا"۔	
72	قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ	
	انہوں نے کہا "ہم شاہی پیمانے کا فقدان پاتے ہیں۔ اور جو اس کو لایا تو اس نے چالاکی سے ذمہ داری لی ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔	

73	قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ	
	ان بھائیوں نے کہا "مملکت الٰہیہ گواہ ہے اور یقیناً تم لوگ بھی خوب جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے ہیں اور ہم چھپانے والے نہیں ہیں"	
	مباحث:۔ غور کیجئے کہ یہ کون سی چوری ہے جس کی وجہ سے فساد فی الارض کا خطرہ ہو جاتا ہے۔	
74	قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ	
	کہا پس اس شخص کی کیا سزا ہونی چاہئے اگر کہ تم جھوٹے ہو۔	
75	قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ	
	انہوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ۔۔ جس کے سامان سے مل جائے وہ خود ہی اس کی سزا ہے۔۔۔ ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔	
	مباحث:۔ رحل۔مادہ۔ر ح ل۔۔ مختلف المعنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً۔۔۔"رحلت کر جانا یعنی کوچ کر جانا۔ مرحلہ۔ منزل۔ قیامگاہ۔ وہ چیز جس پر وزن رکھا جائے مثلاً قرآن کا رحل، اونٹ کی پیٹھ پر رکھی جانے والی کاٹھی۔	

76 فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

تب اس نے اپنے بھائی چارے والی جماعت سے پہلے اُن کے ذہنوں کو کھنگالنا شروع کیا اور اس کے بھائی کے دل سے وہ بات اگلوالی۔ اِس طرح ہم نے یوسف کے لیے ایک تدبیر پائی۔ اُس کے لیے ممکن نہ تھا کہ بادشاہ کے دین میں اپنے بھائی چارے والی جماعت کا مواخذہ کرتا، سوائے یہ کہ مملکت الٰہیہ کے قانون مشیت میں ایسا ہوتا۔ ہم اپنے قانون مشیت سے جس کے درجے چاہتے ہیں، بلند کر دیتے ہیں، اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہوتا ہے۔

مباحث:۔

وِعَاءِ۔۔مادہ۔و ع ء۔۔ معنی ''محفوظ کر لینا، خواہ ذہن میں یا کسی جگہ یا سامان میں محفوظ کیا جائے۔

77 قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ

ان لوگوں نے کہا اگر اس نے چھپایا ہے تو اس سے پہلے اس کے ایک بھائی چارے والی جماعت نے بھی چھپایا تھا۔۔۔۔

یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا، تم بہت ہی شرّی سرشت والے لوگ ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اسے مملکت الٰہیہ سب سے بہتر جانتی ہے۔

78 قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

	انہوں نے کہا اے عزیز! اس کا قائد بہت بڑا سردار ہے، اس لیے اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے، ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔	
79	قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ	
	اس نے کہا میں مملکت الٰہیہ کی پناہ۔۔۔!۔، کہ ہم اس آدمی کے سوا جس کے پاس ہم نے اپنی متاع پائی ہے کسی اور کا مواخذہ کریں۔۔۔۔۔۔ایسی صورت میں تو ہم لازماً ظالم قرار پائیں گے۔	
80	فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ	
	پھر جب وہ لوگ اس سے مایوس ہو گئے تو علیحدہ جا کر باہم مشورہ کرنے لگے۔۔جو ان کا لیڈر تھا اس نے کہا، کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے قائد تم سے مملکت الٰہیہ کا میثاق لے چکے ہیں۔۔۔۔۔۔اور اس سے پہلے یوسف کے معاملے میں بھی جو تم نے افراط و تفریط کی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے میں تو اس ملک کو ہرگز نہ چھوڑوں گا جب تک کہ بابائے قوم مجھے اجازت نہ دے یا پھر مملکت الٰہیہ میرے لیے کوئی فیصلہ کرے۔۔اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والی ہے۔	
81	ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ	
	لٰہذا تم لوگ اپنے قائد کے پاس واپس جاؤ۔اور جا کر کہو اے ہمارے قائد! آپ کا جانشین چھپانے والا نکلا ہے ۔۔، اور ہمارا یہ مشاہدہ نہیں سوائے جو ہمیں علم دیا گیا تھا اور ہم پوشیدہ معاملات کی حفاظت کرنے والے نہیں۔	

مباحث:۔

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (اور ہم غیب کی نگہبانی کرنے والے نہیں ہیں۔) غیب سے مراد "وہ باتیں جن کا ہمیں علم نہ ہو"... لیا جاتا ہے، یعنی مکافات عمل پر ہمارا کوئی زور نہیں جس نے جیسا کیا ہے اس کو اس کے انجام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

82	وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ
	اور اس بستی والوں سے جس میں ہم تھے اور وہ چالاک جماعت جو اس معاملے میں ہمارے مقابل تھی ا سے پوچھ لیجئے کہ ہم سچے ہیں۔
83	قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
	اس نے کہا بلکہ تمہارے لوگوں نے اس بات کو تمہارے لئے خوشنما کر کے سجھایا ہے۔۔۔۔۔۔۔تو استقامت ہی خوبصورتی ہے۔۔۔۔۔۔امید ہے کہ مملکت الٰہیہ سب کو میرے پاس لے لائے گی۔۔۔۔بے شک وہ بربنائے علم بڑی حکمت والی ہے۔
84	وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ
	اور ان لوگوں کی طرف سے اعراض کیا اور کہا، افسوس یوسف پر...اور رنج وغم سے اس کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ بڑا ضبط کرنے والا تھا۔

مباحث:۔

دونوں آنکھوں کا سفید ہونا محاورتاً استعمال کیا گیا ہے۔بنیادی طور پر وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ محاورتاً اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی خوشی کی بات پر آنکھوں میں چمک پیدا ہو۔لیکن جب وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ کہا جائے تو اس کے برخلاف معنی لیے جائیں گے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ۔کے محاورتاً معنی ہونگے "اس کی آنکھیں غم سے ڈبڈبا گئیں"۔ملاحظہ فرمائیے قاموس الوحید صفحہ نمبر ۳۳۵

85	قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ
	ان لوگوں نے کہا مملکت الٰہیہ گواہ ہے کہ آپ یوسف کا تذکرہ کرکے قانونی فیصلہ مانگتے ہو یہاں تک کہ تم نمایاں کردو یا تباہ حال کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

مباحث:۔

الْهَالِكِينَ۔مادہ ھ ل ک معنی ''مرنا''۔اچھے معنی میں کم ہی استعمال ہوا ہے۔الْهَالِكِينَ اسم الفاعل ہے لیکن اسم المفعول کے معنی دیتا ہے۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ھلک کے معنی ''ہلاک ہونا'' ہیں اس لیے ھالک کے معنی ''ھلاک ہونے والا'' ہوں گے۔''ہلاک کرنے والا''...کے مفہوم کے لیے باب افعال سے اسم الفاعل مُھلِک کا لفظ ''ہلاک کرنے والے''...ہو گا۔

86	قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
	اس نے کہا کہ میں اپنے رنج و غم کی شکایت بس مملکت الٰہیہ ہی سے کر رہا ہوں اور میں مملکت الٰہیہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

87	يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ	
	اے میرے فرزندان قوم! جاؤاور یوسف اور اس کی ہم جماعت کاااحساس کرو اور مملکت الٰہیہ کے ضابطے سے مایوس نہ ہو، بے شک انکاری لوگ ہی مملکت الٰہیہ کے ضابطے سے مایوس ہوتے ہیں۔	
88	فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ	
	پس جب یہ لوگ اس کے سامنے پیش ہوئے تو کہنے لگے اے عزیزِ مملکت! ہمیں اور ہماری اہلیت والوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ہم معمولی تجارت کے لئے آئے ہیں۔ پس ہمارے لیے بھرپور پیمانہ بنا اور ہم پر مہر تصدیق ثبت کیجئے، بے شک مملکت الٰہیہ ایسے فیصلوں پر مہر تصدیق ثبت کرنے والوں کو بدلہ دیتی ہے۔	
89	قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ	
	اس نے کہا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے ہم جماعت کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جبکہ تم جاہل تھے؟	
90	قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ	
	وہ لوگ بولے "کیا تم۔۔۔۔۔ تم ہی یوسف ہو۔۔۔۔۔؟ کہا، میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا ہم جماعت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً مملکت الٰہیہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔ بے شک جو احکام سے ہم آہنگ رہے اور استقامت اختیار کرے تو مملکت الٰہیہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتی۔	

91	قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ	
	انہوں نے کہا مملکت الہیہ شاہد ہے بے شک مملکت الہیہ نے تمہیں ہم پر برتری عطا فرمائی ہے اور بے شک ہم خطاکار تھے۔	
92	قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ	
	اس نے کہا آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ہے مملکت الٰہیہ تمہاری غلطیوں کے برے انجام سے محفوظ رکھے گی اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی ہے۔	
93	اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ	
	کہا میری اس خلافت کی نشانی کے ساتھ جاؤ اور اس کو قائد ملت کے نظریات پر پیش کرو۔ ان کو سب معلوم ہو جائیگا۔ اور اپنے سب اہلیت والوں کو میرے پاس لے آؤ۔	
94	وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ	
	اور جب چالاک لوگوں کا فیصلہ ہوا تو ان کے بابائے قوم نے کہا اگر تم مجھے مخبوط الحواس نہ سمجھو تو میں تو یوسف کی حاکمیت محسوس کر رہا ہوں۔	

		مباحث:۔ لغات القرآن (علامہ پرویز) جلد دوم صفحہ ۷۸۴ "روح" کے تحت درج ہے الریح ۔ ''نصرت، غلبہ و قوت۔ گردش۔ انقلاب اور باری''۔
95	قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ	
	انہوں نے کہا مملکت الٰہیہ گواہ ہے یقیناً آپ اس کے بارے میں ہمیشہ تلاش میں رہے ہیں۔	
96	فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ	
	پھر جب خوشخبری دینے والا ہر کارہ آیا تو اس کو قائد کے سامنے پیش کر دیا اور وہ اس کو سمجھا کر لوٹا اور قائد نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں حکومت الٰہیہ سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔	
97	قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ	
	انہوں نے کہا اے ہمارے بابائے قوم! ہماری غلطیوں کے برے نتائج سے حفاظت طلب کرنا، یقیناً ہم خطا کار تھے۔	
98	قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ	
	اس نے کہا میں عنقریب تمہارے لیے اپنے نظام ربوبیت سے حفاظت طلب کروں گا، بے شک وہ بربنائے رحمت بڑی حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	
99	فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ	

	جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے تو انہوں نے اپنے بابائے قوم اور جماعت کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ مملکت الہیہ کی سرحد میں اس کے قانون مشیت کے تحت امن واطمینان سے داخل ہو جاؤ۔	
100	وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ	
	اور بابائے قوم اور جماعت کو بلند عہدہ عطا کیا اور سب اس کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ یوسف نے کہا اے بابائے قوم! یہ میرے اس فکر کی تعبیر ہے جو میری ماقبل فکر تھی جسے میرے نظام ربوبیت نے حقیقت بنا دیا۔ اور اس نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو سازشیوں سے نکال لایا۔ باوجود اس کے کہ قوت باطلہ نے میرے اور میری ہم نظریہ جماعتوں کے درمیان اختلاف ڈال دیا تھا۔ بے شک میرا نظام ربوبیت اپنی مشیت میں باریک بیں ہے۔ بلاشبہ وہ بر بنائے حکمت بڑا جاننے والا ہے۔	
101	رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ	
	میرے نظام ربوبیت تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی ہے اور باتوں کے نتائج تک پہنچنے کی تعلیم دی۔ اے بلندیوں اور پستیوں سے آگاہ کرنے والے! تو موجودہ اور آنے والے دور میں میرا سرپرست ہے۔ مجھے بطور اہل سلامتی بھرپور بدلہ دے اور مجھے باصلاحیت لوگوں کے ساتھ الحاق کرا دے۔	
102	ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ	

	یہ پوشیدہ خبروں میں سے ہے جو ہم تم کو دے رہے ہیں۔،اور تم ان کے درمیاں اس وقت موجود نہیں تھے جب کہ وہ آپس میں اپنے فیصلے پر اجتماعی سازش کر رہے تھے۔	
103	وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ	
	اور لوگوں کی اکثریت باوجود تیرے آرزومند ہونے کے امن قائم کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہے۔	
104	وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ	
	حالانکہ تم اس پر ان سے کسی بدلے کا مطالبہ نہیں کرتے، یہ تو سب کے لیے یاددہانی ہے۔	
105	وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ	
	اور بلندیوں اور زیریں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن سے یہ رو گردانی کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔	
106	وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ	
	اور ان میں سے اکثر مملکت الہیہ کے احکامات کے ساتھ اہل امن نہیں ہیں مگر اپنی خواہش کے احکام کا اشتراک کرتے ہوئے۔	
107	أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ	

	کیا وہ اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان کو کوئی مملکت کی طرف سے سزا گھیر لے۔ یا اچانک ان پر اس حالت میں احتسابی گھڑی آجائے کہ اس کا انہیں شعور ہی نہ ہو۔	
108	قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ	
	اعلان کردو! کہ میرا راستہ تو یہی ہے۔۔۔۔۔۔! میں اور میرے پیروکار ہے واضح دلائل کی بنیاد پر، مملکت الٰہیہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور تمام تر جدوجہد مملکت الٰہیہ کے لیے ہے ۔ اور میں احکامات میں اشتراک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔	
109	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ	
	ہم نے تم سے پہلے کسی کو نہیں بھیجا سوائے مرد میدان کے۔ ہم نے آبادیوں کے باشندوں کو پیغام بھیجا۔ کیا یہ لوگ ملک میں نہیں چلے پھرے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا۔ یقیناً آنے والے دور مملکت الٰہیہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہنے والوں کے لیے سب سے بہتر ہے۔۔۔۔۔۔! کیا پھر تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟	
110	حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ	
	یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہونے لگے اور خیال کرنے لگے کہ وہ تو جھٹلا دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔۔ تو ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی پس جسے ہمارے قانون مشیت نے چاہا وہ نجات پا گیا اور مجرم قوم سے ہماری جنگ نہیں پھیری جاتی۔	

111	لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	
	یقیناً ان لوگوں کے قصے میں صاحبانِ علم و دانش کے لیے بڑی عبرت و نصیحت ہے۔ یہ کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کی قوت کے مابین ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور امن قائم کرنے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔	

مباحث:۔

12. The subject of whole story doesn't support the stance given in مباحث, especially the verse 19 is very clear about the personal/individual event happened with Yousuf.

مباحث:۔ سورۃ یوسف اصلاً ایک ایسی قوم کی داستان ہے جہاں آپس میں پھوٹ پڑ گئی تھی اور مملکت الٰہیہ کو کمزور کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنے والی ریاستوں کو یا تو ختم کرنے یا تابعدار بنانے کی سازش کی جا رہی تھی۔ اس لیے بغاوت پر مائل ریاستوں کا مملکت الٰہیہ سے مطالبہ تھا کہ ایسی ریاستوں کا الحاق جو مملکت الٰہیہ کی تابعدار ہیں، ان سے کر دیا جائے تاکہ ان کی حفاظت میں آجائیں۔

13. The sense of الذِّئْبُ could be any country as you said in Mubahis, but here it is any group/jamat seems more suitable.

بھیڑیے سے مراد وہ ممالک ہیں جن کی بھیڑیا صفت ذہنیت ہوتی ہے اور جو بڑی چالاکی سے چھوٹے ممالک کے وسائل پر قبضہ جما لیتے ہیں۔

17. I think this statement should be removed from the mubahis "آج کے دور میں پاکستان کے سیاستدان اپنے عوام کے ساتھ بھیڑیے جیسا سلوک کر رہے ہیں"

18. فَصَبْرٌ جَمِيلٌ = پس استقامت انتہائی خوشنما طریقے سے ہے In my opinion it should be same as translated in verse 83 تو استقامت ہی خوبصورتی ہے۔ to have symmetry in translation.

21. Misr مِصْرَ = بڑا شہر it means the big city "that this is not Egypt" make it clear in mubahis.

NOTE: THE IMRA'A PLANED A CONSPIRACY MUTINY AGAINST MALIK AND TRIED TO CHAGE YOUSUF'S MINDSET.

23. The conspiracy against Malik is going to be planed from the امیر امیر کی جماعت. they were

trying to convince Yousuf to become Ameer (head of State).

25. وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ = they امیر کی جماعت نے planed the mutiny to make him AMEER امیر on his back پیٹھ پیچھے.

In my opinion it should be " who desire with your